بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف آغاز

حجّت کس طرح قائم ہوتی ہے؟

سیّد جلال الدین عمری

ہر نظام کی کچھ فکری بنیادیں ہوتی ہیں۔ان ہی پر اس کا پورا تہذیبی، معاشی اور سیاسی ڈھانچہ کھڑا ہوتا ہے۔ اس نظام کو بدلنے کے لیے ضروری ہے کہ ان بنیادوں کو منہدم کر دیا جائے۔ اس کے بغیر کسی نئے نظام کی بنیادیں نہیں رکھی جاسکتیں۔ اللہ تعالٰی کے رسول جن قوموں میں مبعوث ہوئے ان کی فکری بنیاد شرک پر قائم تھی۔ اس سے خاص قسم کی عبادات، تہذیب، معاشرت، طور طریقے نظمِ اجتماعی اور نظامِ سیاست، وجود میں آتا تھا اور پوری زندگی پر دیویوں اور دیوتاؤں کی حکومت ہوتی تھی۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس نظام کے علم برداروں کے پاس اس کے حق میں کوئی دلیل نہیں تھی۔ ان کے پاس عقل اور منطق تھی، دنیوی علوم اور فلسفے تھے، باپ دادا کے طور طریقے تھے، قومی روایات تھیں، مخصوص رسوم و رواج تھے، وہ بے وقوف اور نادان بھی نہیں تھے۔ دنیا کے معاملات میں وہ بڑے زیرک اور دانا تھے۔ لیکن انھیں اپنے اس رویہ میں کوئی خرابی نہیں محسوس ہوتی تھی۔ اللہ کے رسول دلائل و براہین اور قرآن کے الفاظ میں 'بینات' کے ذریعہ ان کی ایک ایک علمی، فکری، دینی، اخلاقی اور عملی کمزوری واضح کرتے ہیں اور اصلاح کی دعوت دیتے ہیں۔

خدا کے رسول شرک کی اس زور سے تردید کرتے ہیں اور توحید کو اس قوت کے ساتھ پیش کرتے ہیں کہ شرک کے کسی علم بردار کے پاس کوئی حجت باقی نہیں رہتی۔ وہ انسان کی عقل سے براہِ راست خطاب کرتے ہیں، اس کی فطرت سے اپیل کرتے ہیں، زمین اور آسمان سے اپنے دعوی کے حق میں بے شمار دلائل فراہم کرتے ہیں اور تاریخ کے اوراق کھول کر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ اس کے بعد اسے کھلی فضا میں اور پوری آزادی کے ساتھ فیصلہ کرنے

چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی جنگ سراسر نظریاتی ہوتی ہے اور وہ اتنی کامیابی کے ساتھ یہ جنگ لڑتے ہیں کہ مخالف نظریات قدم قدم پر شکست کھاتے چلے جاتے ہیں۔ وہ صاف صاف اور دو ٹوک الفاظ میں کہتے ہیں۔

وَمَنۡ يَّدۡعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ	جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو پکارے
لَا بُرۡهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ	جس کے لیے اس کے پاس کوئی دلیل
عِنۡدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفۡلِحُ	نہیں ہے تو اس کا حساب اس کے رب
الۡكٰفِرُوۡنَ ۝	کے پاس ہے بے شک کافر فلاح نہیں
(المومنون: ۱۱۷)	پائیں گے۔

وہ پورے زور اور قوت کے ساتھ چیلنج کرتے ہیں۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا بُرۡهَانَكُمۡ	کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی خدا بھی ہے۔
اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝	ان سے کہو کہ وہ اپنی دلیل پیش کریں اگر
(النمل: ۶۴)	وہ سچے ہیں۔

خدا کے رسول دلائل کی پوری قوت کے ساتھ یہ ثابت کر دکھاتے ہیں کہ یہ کائنات توحید کی بنیاد پر قائم ہے اور شرک محض ظن و تخمین کی پیداوار ہے جسے کسی دلیل کے ذریعہ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔

اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَ	سنو! جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں
مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ	ہیں سب کے سب مملوک ہیں۔ جو لوگ
الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	اللہ کے سوا (اس کے) شریکوں کو پکار
شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ	رہے ہیں وہ نرے وہم و گمان کے پیرو
وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ۝ (یونس: ۶۶)	ہیں اور اٹکل پچو دوڑاتے ہیں۔

اس طرح شرک جن بیساکھیوں پر قائم ہوتا ہے وہ سب کی سب یکے بعد دیگرے گرتی چلی جاتی ہے اور کسی بھی دلیل یا توجیہ کے ذریعہ اسے سہارا دینا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس کے باوجود مخاطب قوم کو اگر اس کا پندار علم حق کو قبول کرنے نہ دے اور وہ جہالت و سرکشی سے باز نہ آئے تو اس کا یہ سراسر غیر علمی اور غیر عقلی رویہ اس کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے اور وہ خدا کے عذاب کی مستحق ہو جاتی ہے۔ یہی حقیقت قرآن مجید میں ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	جب ان کے رسول ان کے پاس بینات
فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ	لے کر آئے تو وہ اسی علم میں مگن رہے جو
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ	ان کے پاس تھا اور پھر اسی چیز کی لپیٹ
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (المومن: ۸۳)	میں آ گئے جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

عاد وثمود کی قومیں اپنے زمانہ کے لحاظ سے بڑی شاندار تہذیبوں کی مالک تھیں، اس کے علم بردار اندھے بہرے اور نادان نہیں تھے، دنیا کے حالات سے باخبر تھے، بھلے بُرے کی تمیز کر سکتے تھے لیکن جب انھوں نے رسولوں کی تعلیمات اور ان کے دلائل کا مذاق اڑانا شروع کر دیا اور حقارت سے انھیں ٹھکرا دیا تو ان کی تہذیبیں خاک کا ڈھیر ہو کر رہ گئیں۔ چنانچہ قرآن نے مشرکین عرب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ فِيْمَآ اِنْ	ہم نے ان کو ان چیزوں پر اقتدار دیا تھا
مَّكَّنّٰكُمْ فِيْهِ وَجَعَلْنَا لَهُمْ	جن پر تمہیں اقتدار نہیں دیا، ہم نے انھیں
سَمْعًا وَّاَبْصَارًا وَّاَفْـِٕدَةً ۖ	کان، آنکھ اور دل سب دے رکھے
فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ	تھے لیکن ان کے کان، ان کی آنکھیں اور
وَلَآ اَبْصَارُهُمْ وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ	ان کے دل ان کے کچھ کام نہ آئے
مِّنْ شَيْءٍ اِذْ كَانُوْا يَجْحَدُوْنَ	کیونکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا	تھے اور اسی چیز کی لپیٹ میں آ گئے جس
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الاحقاف: ۲۶)	کا وہ مذاق اڑاتے تھے۔

پیغمبروں کا یہ انداز بتاتا ہے کہ قوموں پر حجت کس طرح پوری کی جاتی ہے اور موجودہ دور اسلام کے خادموں سے کس نوعیت کی فکری جدوجہد کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ پیغمبروں نے جس طرح نظامِ شرک کو ہر پہلو سے ظن وتخمین ثابت کر دکھایا تھا، اسی طرح یہ ثابت کر دیا جائے کہ موجودہ دور کے افکار بھی وہم وگمان کی پیداوار ہیں۔ لیکن کسی جمے ہوئے فکر کو محض الفاظ کے زور سے ظن وتخمین قرار نہیں دیا جا سکتا، اس کے لیے موجودہ دور نے اپنے اردگرد علم وفن کا جو حصار کھینچ رکھا ہے اسے توڑنا ہوگا اور جن بنیادوں پر وہ قائم ہے انھیں منہدم کرنا ہوگا۔ اسی کے بعد اسلام ایک متبادل فکر کی حیثیت سے سامنے آئے گا اور دنیا پر حجت قائم

ہو سکے گی۔ اس سلسلہ میں مختلف افراد اور حلقوں کی طرف سے اب تک جو علمی پیش رفت ہوئی ہے اس کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے بھی یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ابھی منزل بہت دور ہے۔ ابھی اسلام دورِ جدید کا جواب نہیں بن سکا ہے۔ ہمیں فکری محاذ پر اپنی کوششوں کو اس حد تک بڑھانا ہوگا کہ اسلام دورِ جدید کا جواب بن جائے اور دنیا پر اس کی طرف سے حجت قائم ہو جائے۔

اس وقت ملک میں مسلم پرسنل لار کے مسئلہ نے اسلام میں عورت کے حقوق کی بحث چھیڑ دی ہے۔ اس بحث کو مستند اور تحقیقی انداز میں سمجھنے کے لیے ہم آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں

مولانا سید جلال الدین عمری

کی کتاب

مسلمان عورت کے حقوق

اور ان پر اعتراضات کا جائزہ

کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس کے بعض مباحث سے ہوسکتا ہے۔

• آزادیٔ نسواں کا مغربی تصور • مسلمان عورت کے حقوق —— اعتراضات کا جائزہ ——
• مرد کی حکومت • حجاب کی بندشیں • تعدد ازدواج • طلاق کا مسئلہ • مطلقہ کا نفقہ
• خلع کی نوعیت • عورت کا حق وراثت • عورت اور سیاسی قیادت وغیرہ

آفسٹ کی حسین دیدہ زیب طباعت اور خوبصورت سرورق
صفحات ۲۰۰ قیمت ۲۰ روپئے لائبریری ایڈیشن ۳۵ روپیہ

ملنے کے پتے

ادارۂ تحقیق۔ پان والی کوٹھی۔ دودھ پور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۱
مرکزی مکتبہ اسلامی۔ بازار چتلی قبر۔ دہلی ۶